



## میں اپنے بعد تمہارے بارے میں جن چیزوں سے ڈرتا ہوں، ان میں سے ایک دنیا کی چمک دمک اور دنیائی زیب و زینت کے دروازوں کا کھلنا ہے

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ایک دن اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ و سلم منبر پر بیٹھے اور ہم بھی آپ کے آس پاس بیٹھ گئے آپ نے فرمایا: "میں اپنے بعد تمہارے بارے میں جن چیزوں سے ڈرتا ہوں، ان میں سے ایک دنیا کی چمک دمک اور دنیائی زیب و زینت کے دروازوں کا کھلنا ہے" ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا خیر بھی شر لاتی ہے؟ سوال سن کر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم خاموش رہ گئے لہذا اس شخص سے کہا گیا: بات آخر کیا ہے کہ تم اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ و سلم سے بات کر رہے ہو اور آپ صلی اللہ علیہ و سلم تم سے بات نہیں کر رہے ہیں؟ اسی درمیان ہم نے دیکھا کہ آپ پر وحی اتر رہی ہے پھر آپ نے پیشانی سے پسینہ پونچھا اور اس کے بعد فرمایا: "سوال کرنے والا کہاں ہے؟" ایک طرح سے آپ نے اس کی تعریف کی اور اس کے بعد فرمایا: "خیر شر نہیں لاتی" دراصل جو گھاس موسم بہار میں پیدا ہوتی ہے، وہ جان لے لیتی ہے یا ہلاکت کے قریب پہنچا دیتی ہے البتہ اس جانور کا نقصان نہیں کرتی، جو گھاس کھاتا ہے اور جب اس کی دونوں کوکھ بھر جاتی ہے، تو سورج کی جانب منہ کر کے جگالی کرنا شروع کر دیتا ہے، پھر لید اور پیشاب کرتا ہے اور اس کے بعد دوبارہ کھاتا ہے شک یہ مال سر سبز و شیریں ہے ایک مسلمان کے لیے وہ مال بہت اچھا ہے، جو اس نے غریب، یتیم اور مسافر کو دیا ہے۔ یا پھر اسی طرح کی کوئی بات اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ و سلم نے کہی۔ لیکن جس نے اسے ناحق طریقہ سے حاصل کیا، وہ اس شخص کی طرح ہے، جو کھاتا تو ہے، لیکن آسودہ نہیں ہوتا اس طرح کا مال قیامت کے دن انسان کے خلاف گواہی دے گا"

[صحیح] [متفق علیہ]

ایک دن اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم منبر پر بیٹھ کر اپنے ساتھیوں سے بات کرنے لگے اسی دوران آپ نے فرمایا: مجھے اپنے بعد تمہارے بارے میں سب سے زیادہ ڈر اس بات کا ہے کہ تم پر زمین کی برکتوں، دنیا کی رعنائی، اس کی چمک دمک اور اس کے طرح طرح کے ساز و سامان، کپڑوں اور کھیتوں کے دروازے کھول دیے جائیں، جو ہیں تو کچھ ہی دنوں کے لیے لیکن لوگ ان کے حسن و جمال پر فخر و مباہلات کرتے ہیں ایک شخص نے کہا: دنیا کی رعنائی بھی تو اللہ کی نعمت ہے، تو کیا یہ نعمت نعمت و عقوبت بن سکتی ہے؟ اس کی بات سن کر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم خاموش ہو گئے اور لوگوں کو لگا کہ آپ ناراض ہو گئے ہیں، لہذا لوگ اسے برا بھلا کہنے لگے لیکن کچھ ہی لمحوں میں واضح ہو گیا کہ آپ پر وحی اتر رہی تھی پھر اپنی پیشانی سے پسینہ پونچھنے لگے اور فرمایا: سوال کرنے والا کہاں ہے؟ اس نے عرض کیا: میں یہاں ہوں چنانچہ آپ نے اللہ کی حمد و ثنا کی اور اس کے بعد فرمایا: حقیقی خیر تو خیر ہی لاتی ہے لیکن یہ رعنائی خالص خیر نہیں ہے کیوں کہ یہ فتنہ، دنیوی معاملات میں مقابلہ آرائی اور آخرت پر مکمل توجہ مرکوز کرنے سے غفلت کا باعث بنتی ہے پھر اس کی ایک مثال بیان کرتے ہوئے فرمایا: موسم بہار میں اگنے والی بریالی جانور کو اپنی جانب کھینچتی ہے اور زیادہ کھانے کے نتیجے میں ہونے والی بیماری کی وجہ سے اس کی جان لے لیتی ہے یا اسے ہلاکت کے قریب پہنچا دیتی ہے البتہ جو جانور کھاتا ہے اور جب اس کی دونوں کوکھ بھر جاتی ہے، تو سورج کی جانب منہ کر لیتا ہے، پاخانہ یا پیشاب کرتا ہے، پھر اپنے پیٹ میں موجود گھاس کو منہ میں نکالتا ہے، چباتا ہے، پھر نگل لیتا ہے اور اس کے بعد واپس جاکر کھانے لگتا ہے بلاشبہ یہ مال اس سر سبز اور مزہ دار گھاس کی طرح ہے، جو زیادہ کھا لے جائے کی وجہ سے ہلاک کر دیتی ہے یا ہلاکت کے قریب پہنچا دیتی ہے لیکن جب انسان بے قدر ضرورت اور بے قدر کفایت

حلال طریقہ سے حاصل کیے گئے مال کے تھوڑے حصے پر اکتفا کر لینا، تو یہ مال اس کے لیے نقصان دہ نہیں ہے۔ ایک مسلمان کا وہ مال قابل تعریف ہے، جس کا کچھ حصہ وہ مسکین، یتیم اور مسافر کو دیتا ہے جو شخص حق کے ساتھ مال لینا، اس کے لیے اس میں برکت ڈال دی جاتی ہے اور جو ناحق طریقہ سے مال لینا، اس کی مثال اس آدمی کی طرح ہے، جو کھاتا تو، لیکن آسودہ نہیں ہوتا۔ یہ مال قیامت کے دن اس کے خلاف گواہی دے گا۔

<https://sunnah.global/hadeeth/ur/show/4180>



النجاة الخيرية  
ALNAJAT CHARITY

